نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی +

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۶ نومبر سنہ ۱۹۱۴ ع | نمبر ۴۵

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں +

تواریخ

تواریخ کلیسیا ۔ عہ

تواریخ مذہب ۔ ۸ر

تواریخ روم ۔ ۸ر

تواریخ مصر ۔ ۸ر

تواریخ یونان ۔ ۸ر

مرقع روس ۔ ۸ر

قدیم مسیحیوں کے حالات ۔ ۲ر

حیاتِ پولوس ۔ ۴ر

حیاتِ داؤد ۔ ۸ر

جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو ۔ ۳ر

مفید حکائتیں

رامپال سنگھ رومن اُردو ۔ ۸ر

تلاشِ حق اُردو - رومن اُردو ۔ ۳ر و ۶ر

دولت لازوال اُردو ۔ ۳ر ۵ر ۸ر

دولت لازوال رومن اُردو ۔ ۸ر

عزّت بیمثال اُردو ۔ ۳ر ۵ر ۸ر

" رومن اُردو ۔ ۸ر

حالات جاپان ۔ ۲ر و ۶ر

شریف بیبیاں ۔ ۳ر و ۶ر

چند لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی ۔ ار

سیرِ ہند ۔ عہ

وکیل کی سرگذشت ۔ ۶ر

سورجپرکاش ۔ ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھہ پرکاش درپن اُردو ۔ ۸ر

سمپردائے ۔ ۳ر و ۵ر

ویدونکی تعلیم ۔ ۱۰ر

وشنو کے دس اوتار ۔ ۲ر

ویدک تصنیفات ۔ ار

ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے ۔ ۳ پائی

ویدونکی دیوتا پرستی ۔ "

ویدونکی ازلیت ۔ ۶ پائی

پرستش حیوانات ۔ ۱ پائی

نیرتھہ ۔ ۶ پائی

اہلِ ہنود کے تیوہار ۔ "

دینِ اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح ۔ ۱۰ر

خدائے اسلام ۔ ۲ر

ینابیع القرآن ۔ ۳ر

الکفارہ ۔ ر

بائبل یا قرآن ۔۔۔ ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۔۔۔ ۲ر
میزان الحق ۔۔۔ ۴ر
طریق الحیات ۔۔۔ ۲ر
کشف القرآن ۔۔۔ ۶ر
عقاید اسلامیہ ۔۔۔ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۔۔۔ ۸ر
ہدایت المسلمین ۔۔۔ ۸ر
تحقیق الایمان ۔۔۔ ۴ر
تواریخ محمدی ۔۔۔ ۴ر
تعلیم محمدی ۔۔۔ ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۔۔۔ ۲ر
دعوتِ اسلام ۔۔۔ ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۔۔۔ ۸ر
بیگناہ نبی ۔۔۔ ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ۔۔۔ ″
فارقلیط ۔۔۔ ″
حضرت محمد ۔۔۔ ″
انجیل شریف کی صحت و درستی ۔۔۔ ″
اسماء الٰہی ۔۔۔ ″
خدا کے دس حکم ۔۔۔ ″
مسیح کے حق میں پشینگوئیاں ۔۔۔ ″
مسیح یا محمد ۔۔۔ ″
نماز ۔۔۔ ″
سچا اسلام ۔۔۔ ″
قرآن ۔۔۔ ″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ۔۔۔ ″
یسوع مسیح ۔۔۔ ″
سورۃ فاتحہ ۔۔۔ ″
ہمارا شافع کون ہے ۔۔۔ ۱ر

اشعار شیریں ۔۔۔ ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۔۔۔ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی؟ ۔۔۔ ″
انصاف کا دِن ۔۔۔ ″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۔۔۔ ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۔۔۔ ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۔۔۔ ۳ر
اصلاح زراعت ۔۔۔ ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۔۔۔ ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۔۔۔ ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات ۔۔۔ ″
صنعت و دستکاری ۔۔۔ ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۔۔۔ ۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۔۔۔ ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۔۔۔ ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۔۔۔ ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۔۔۔ ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۔۔۔ ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۔۔۔ ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۔۔۔ ۲ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۔۔۔ ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۔۔۔ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۔۔۔ ۶ پائی
پنجابی اُردو حروف ″ ۔۔۔ ″

دینی سوال وجواب رومن اُردو ۔۔۔ ۶ پائی
″ ″ گورمکھی ۔۔۔ ″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۔۔۔ ۱ر
″ مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۔۔۔ ۱ر
″ ″ لوقا کی انجیل پر ۔۔۔ ۱ر
″ ″ یوحنا کی انجیل پر ۔۔۔ ۱ر

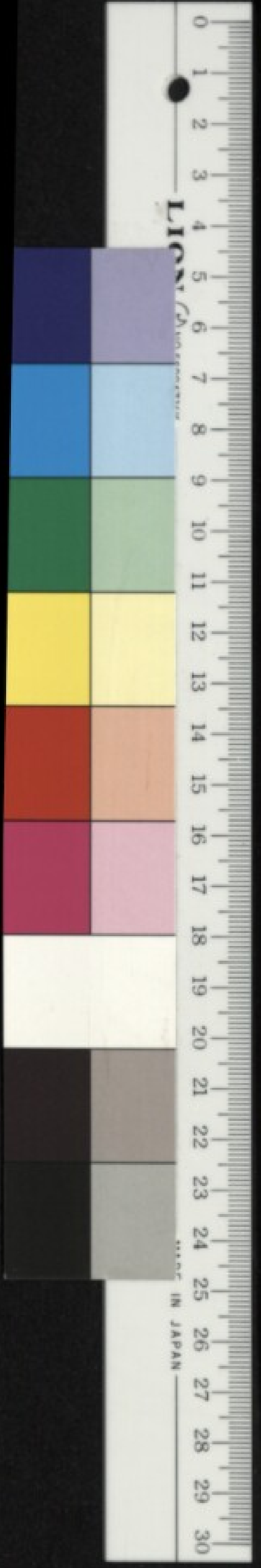
مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا ۔۔۔ ۸ر
حل مشکلات حصہ اول ۔۔۔ ۶ر
تحقیق بائبل ۔۔۔ ۲ر
طالبان حق ۔۔۔ ۹ر
تواریخ بائبل ۔۔۔ ۸ر
حیاتِ مسیح ۔۔۔ ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۔۔۔ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۔۔۔ ۸ر
کشف الحقایق ۔۔۔ ۴ر
راہِ زندگی ۔۔۔ ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۔۔۔ ۸ر
مسیح کی تعلیم ۔۔۔ ۴ر ۶ر ۔۔۔ ۱۲ر
القاب مسیح ۔۔۔ ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے؟ ۔۔۔ ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۔۔۔ ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر + شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + طریق دعا ۔۔۔ ۴ر
ابن حور اُردو ۸ر + طلائی شمعدان ۔۔۔ ۴ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر + روح سے معمور زندگی ۴ر





نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۶ نومبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

کیپ ٹاون (رہ قدم افریقہ) میں جو بیچ برگ میں بغاوت ہے اُس کو شکست ہوئی۔ باغیوں کے ۱۳ کام آئے ۲۳ مجروح ہوئے۔ ۲۴۰ اسیر ہو گئے۔

جہاز حرم کو دو تارپیڈو سے ٹکر لگ گئی ۴۵ منٹ تک تیرتے رہنے کے بعد وہ غرق ہو گیا۔ ڈسٹرائر بہت جلدی اس مقام پر چلے گئے اور اکثرین اہل جہاز کو بچا لیا۔ اہل جہاز میں سے ۸۰ آدمی نہیں ملتے۔

فرانسیسی تباہ کن کشتی کے جس کو ایمڈن نے غرق کر دیا تھا بچے ہوئے لوگ مقام سبنگ میں پہنچ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک افسر ہسپتال میں مر گیا۔

سو بلا جہاز میں سے جو بچ رہے تھے وہ یکم نومبر کی صبح کو لندن میں پہنچ گئے ہیں۔

۲ نومبر لندن کی خبر ہے۔ کہ رائٹر خیال کرتا ہے کہ ٹرکی کے وزیر اعظم نے بحیرہ اسود کے واقعات کی بابت معذرت کر لی ہے۔

برٹش ایسٹ افریقہ کے سرداروں نے فوج کے لئے تین ہزار بکرے دیئے ہیں۔

۴ نومبر لندن۔ ٹرکی سے بحر اسود کے واقعات کے بارے میں جو مطالبہ کیا گیا تھا۔ اُس کا جواب ٹرکی نے قابل اطمینان نہیں دیا۔

فرانس نے بھی ٹرکی کی بابت اسی قسم کا ایک بیان شائع کیا ہے۔ جیسا کہ برطانیہ عظمیٰ نے شائع کیا ہے۔

ایک فرانسیسی روئیداد سے ظاہر ہے کہ شمالی افریقہ کے مسلمانوں نے پورٹ کی غلطی کو سمجھ لیا ہے۔ اور وہ ٹرکی بے اعتنائی اور فساد سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں رکھتے۔

۳ نومبر لندن۔ اڈمیرالٹی اعلان کرتی ہے کہ جب جہاز اکا بہ ایچ ایم پہنچا تو لائیٹ کروزر

منزوا نے ایک جگہ میں سپاہیوں کو دیکھا جن میں سے ایک صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جرمن ہیں اور مسلح لوگ بھی تھے۔ منزوا نے قلعہ اور فوج پر گولہ باری کی۔ شہر خالی کر دیا گیا۔ اور گرد و نواح سے جو پارٹی اتری تھی وہ قلعہ۔ بارکوں۔ پوسٹ آفس اور اخبار خانوں کو برباد کرتی ہوئی آگے بڑھی۔ اگرچہ دشمن کا بڑا بھاری نقصان ہوا تو بھی برطانوی کا کوئی کام نہیں آیا۔

ٹائمز (انگریزی اخبار) کہتا ہے کہ جرمن نے اب لل خالی کر دیا ہے۔ اور یقین کرتا ہے کہ متحدین اب وہاں ہیں

۴ نومبر لندن۔ جرمن ابھی تک بلجیم اور فرانس کے شمال میں سخت حملے کر رہے ہیں۔ مگر ہم اپنے مقام پر مستقل طور پر قائم ہیں۔

محکمہ جہاز رانی کا ایک اعلان یہ ہے کہ جرمنوں نے امریکہ اور لیورپول کے درمیان جو بڑا تجارتی بحری رستہ ہیں جزائرلنڈ کے شمال کی جانب سے ہے بحری سرنگیں ڈالدی ہیں بیچارے پر امن تجارتی جہاز حال ہی میں ان سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

تاربرقیات

۲ نومبر لندن۔ پیکن کا خاص نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف کو تار دیتا ہے کہ جرمن فوجی افسر برطانیہ عظمہ اور جاپان کے درمیان نفرت اور خوف پیدا کرنے میں نہایت ہی منہمک ہیں۔ اور چین کو بر سر فساد آمادہ کرتے ہیں گرم کار ہیں اور اس سے بعید مشرقی اتحادیوں کی تجارت اور فوجی ماخدات کو مشکلات میں ڈال رہے ہیں۔ غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے بالمقابل کی پرزور تجاویز کی ضرورت ہے۔

۲ نومبر لندن۔ پیٹروگریڈ کے سرکاری اعلان میں مذکور ہے کہ مشرقی پرشیائی ہراول پر روسی اولاڈویسلادوف اور رومنٹین کے جنگلات میں آگے بڑھ گئے ہیں۔ بکلرجیوو کے علاقہ میں جرمنوں کے حملات بوجہ سخت نقصانات برداشت کرنے کے موقوف ہوگئے ہیں۔ دریائے وسچولا کے دوسری جانب روسی تمام ہراول میں فتحمند رہے اور آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ وہ پیٹروکوف اور راڈوف پر قابض ہوگئے ہیں۔ ادرودف کی سڑک پر جنگ ہوئی اور دشمن فوج کا عقب چار سو اسیران جنگ اور دیگر سامان جنگ کے نقصان کے ساتھ بھاگ گیا۔ روسیوں نے لینزاجیدا کے نزدیک دریائے سان پر آسٹریوں کے تمام مورچوں کو اڑا دیا اور پانچسو اسیران جنگ اور بہت سا گولہ بارود قبضہ میں کر لیا۔

۳۰ اکتوبر لندن۔ رائٹر کی ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ متحدین ٹرکی کی واقعات پر غور و فکر کر رہے ہیں اور اُن کے جوابات کے منتظر ہیں۔ سفیروں کا خیال ہے کہ جرمن افسر ٹرکی جہازوں پر نگران تھے۔ خود انہیں نے بلا اطلاع و علم قسطنطنیہ کے اس واقعہ میں دخل دیا ہے۔ خواہ کچھ ہی ہو بہر صورت طلب کیا جاتا ہے کہ جرمنی افسران موقوف کر دیئے جائیں۔ برطانیہ عظمہ اور روس ہر دو تمام نتائج کے لئے مستعد ہیں۔

یکم نومبر لندن۔ ۲۸ اکتوبر کے تار جو قسطنطنیہ سے موصول ہوئے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ وزیر اعظم سفیر برطانیہ کو از سر نو بڑے زور سے یقین دلا رہا ہے کہ ٹرکی ہرگز جنگ نہ کرے گا۔ ٹرکی حلیل بیگ کو سوفیہ۔ بخارسٹ۔ وائینا اور برلن میں سفارت پر بھیج رہا ہے۔ تاکہ وہ وہاں جا کر ٹرکی کی غیر جانبداری کی ضرورت کو واضح کر دے۔

۴ نومبر شملہ۔ حضور ویسرائے نے سکرٹری آف سٹیٹ سے ذیل کا تار موصول کیا ہے۔ جرمنوں نے کالیس پہونچنے میں جو کوشش کی تھی اُس میں اُن کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ فرانسیسی سرکاری رپورٹ کا بیان ہے کہ جرمن تمام شمالی علاقہ میں حملے کر رہے ہیں۔ مگر وہ سب پسپا کر دیئے گئے ہیں۔ اور متحدین پیرس کے شمال اور مشرق میں آگے بڑھ گئے ہیں۔

روسی سرکاری رپورٹ ہے کہ مشرقی پرشیائی سرحد پر روسی مورچوں پر جو جرمن نے حملے کئے تھے اُن میں جرمن بالکل ناکام رہے ہیں اور روسی دریائے وسچولا کے پرے بڑی مضبوطی کیساتھ قائم ہیں۔

ایضاً قبرص کا ہائی کمشنر رپورٹ دیتا ہے۔ کہ یہاں کی مسلمان آبادی بالاتفاق برطانیہ عظمہ سے ہمدردی ظاہر کر رہی ہے۔ سربر آوردہ مسلمان کہتے ہیں کہ ہم نے برطانوی سلطنت کے تحت میں آزادگی اور پورے پورے مذہبی حقوق حاصل کئے ہیں۔

۳ نومبر لندن۔ راک فیلر فونڈیشن نے اُن ممالک کے غیر جنگی باشندوں کی امداد کے لئے جہاں جنگ ہو رہا ہے دس لاکھ ڈالر دیئے ہیں ایس فونڈیشن نے بلجیم کے لئے ...۴ ٹن سامان خورد و نوش عنایت کیا ہے۔

۲ نومبر لندن۔ سمندر شمالی اور رودبار کے درمیان کل کی بہ نسبت آج جرمنوں کے حملے سخت تھے مگر ہم بلجیم میں اور ڈکسموڈ سے کے جنوب میں اور گسیلوویل کے جنوب میں آگے بڑھ گئے ہیں اور اپنے مقاموں پر خوب مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں جرمنوں نے علاقہ ایسن میں اور بر سے اٰن لناسیں اور ویلی کے درمیان جو سخت حملے کئے تھے ان میں وہ کامل طور پر ناکامیاب رہے

۳ نومبر بلجیم کا ایک سرکاری اعلان راوی ہے کہ جرمنوں نے دریائے یسیر کا بایاں کنارہ بہت سا کھو ڈالا ہے اور ملک میں طغیانی ہو رہی ہے جرمنی قیدی دلدل والی زمین میں جنگ کرنے کی مشکلات کو واویلا کر رہے ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ جو نقصان اُن کا توپخانوں سے خصوصاً بحری توپوں سے ہوا ہے وہ نہایت ہی کثیر ہے۔

۳ نومبر لندن۔ رائٹر کا نامہ نگار شمال مشرقی فرانس سے کہتا ہے کہ اس اطلاع کیمطابق جو بلجیم کے صدر مقام سے موصول ہوئی ہے ظاہر ہے کہ لل اب متحدین کے قبضہ میں ہے اگرچہ ظاہر ہے کہ لل میں ابھی تک کسی کو دخل ہونیکی اجازت نہیں ہے۔ حالت ابھی مشکوک ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

تجسم الٰہی کا پہلا مقصد باپ کو ظاہر کرنا ہے۔

گذشتہ دو نمبروں میں ہم نے یہ بتایا ہے کہ تجسم الٰہی یا پرمیشور کا اوتار قریباً ہر ایک قدیم مذہب میں پایا جاتا ہے۔ اور کہ ہندوؤں میں تجسم الٰہی یا پرمیشور اوتار کی کیا تعلیم ہے۔ پھر مسیحی مذہب میں تجسم الٰہی کی اہمیت اور بائبل میں تجسم الٰہی کا بیان۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ تجسم الٰہی کی تعلیم مسیحی مذہب میں ایک مرکزی تعلیم ہے اور کہ اُسکے اہم بڑے مقاصد ہیں۔ اب ان میں سے پہلے مقصد کا اختصاراً ذکر کرینگے۔ وہ یہ ہے کہ مسیح دنیا میں اس لئے آیا کہ باپ کو ہم پر ظاہر کرے۔ یوحنا رسول فرماتا ہے کہ "خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا" (یوحنا ۱: ۱۸) اور خود خداوند مسیح نے فرما دیا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا" (یوحنا ۱۴: ۹) یہ آخری بات جو خداوند کے زبان مبارک ہی سے نکلی ہے کیسی سادہ مگر نہایت ہی مفید اور عمیق اور وسیع ہے اور کیسی بروقت اور مناسب حال تھی۔ مسیح اپنے مصلوب ہونے سے چند گھنٹوں پہلے اُن سے اپنے فوت ہونے اور جی اُٹھنے کی باتیں کر رہا تھا۔ اس اثنا میں مسیح نے باپ کا بھی ذکر کئی مرتبہ کیا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ چار مرتبہ مسیح کے عزیز وہ شاگردوں کا شوق خدا کو دیکھنے کا بھڑک اُٹھا اور چاروں دفعہ انہوں نے مسیح کی تقریر میں دخل دیا۔ فیلبوس نے کہا "اے خداوند! باپ کو ہمیں دکھا یہی ہمیں کافی ہے"۔ (یوحنا ۱۴: ۸) مسیح نے اُس کا جواب یہی دیا کہ "اے فلپس! میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُسنے باپ کو دیکھا" کا ظاہر مطلب معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے کہا۔ اے فلپس! تو نے میرے کام۔ میری طبیعت۔ میری نیت۔ میری صفات۔ میری قدرت اور محبت وغیرہ کی بابت کافی علم اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل کر لیا ہے۔ بس یہی صورت باپ کی ہے کیونکہ "باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے" (یوحنا ۱۴: ۱۰) یہاں سے مسیح نے یہ بھی بتایا کہ باپ میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں اور "کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ ۔۔۔ میرا یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو (ایضاً ۱۰، ۱۱ آیات) اگر فلپس کی مسیح کے ساتھ رفاقت کی تاریخ اور جن باتوں کو فلپس نے مسیح سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھیں اُن پر غور کیا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ فلپس نے مسیح میں اُس کو دیکھا۔ جس میں موسےٰ اور کل انبیاء کے معراج یا اعلےٰ تصور کو دیکھا۔ دیکھو فلپس کیا کہتا ہے۔ فلپس نے نتن ایل سے مل کر اُس سے کہا کہ جس کا ذکر موسےٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے۔ وہ ہم کو مل گیا۔ وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے"۔ (یوحنا ۱: ۴۵) پھر اُس نے باپ کو اُس وقت دیکھا جبکہ مسیح نے پانچہزار آدمیوں کی بھوکی گروہ کو پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے سیر کر دیا تھا اور یہ کہتے بھی مسیح سے سنا تھا۔ کہ "زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا"۔ (یوحنا ۶: ۱ سے ۱۵ اور ۳۵) اُس نے اُس وقت یہ دیکھا کہ یہی میں وہ شخص ہے جو ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے یعنی خدا "کیونکہ خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے" (مرقس ۱۰: ۲۷) مسیح میں وہ شخص ہے جو مجیب الدعوات اور قاضی الحاجات ہے۔ جسمانی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی۔ پھر فلپس نے مسیح میں باپ کو اُس وقت دیکھا جبکہ یونانیوں نے آکر فلپس سے درخواست کی تھی کہ "جناب ہم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہیں"۔ اور فلپس اندریاس کے ساتھ ہو کر اُن کو مسیح پاس لے گیا۔ اور مسیح کی اُس وقت کی باتوں اور اُس آسمانی آواز کو سنا جو مسیح کے حق میں ہوئی تھی (یوحنا ۱۲: ۲۰ سے ۳۶) یہ فلپس کا تیسرا مشاہدہ تھا جو اُس نے مسیح میں کیا۔ اس وقت فلپس نے اُس شخص کو دیکھا جو خدا کے ساتھ پوری اور کامل رفاقت اور اتحاد رکھتا ہے۔ اور اب رنج اور دکھ میں مبتلا ہے اور سارے رنج اور دکھ کے سیلاب اُس کی روح پر سے گزر گئے تھے۔ تاکہ اُس کے ذریعہ بنی آدم کی نجات کا کام مکمل ہو گیا۔ مذکورہ بالا موقعہ جبکہ اُس نے یہ کہا کہ "باپ کو ہمیں دکھا یہی ہمیں کافی ہے"۔ اور مسیح نے ان تمام گزشتہ باتوں پر نظر کر کے یہ فرمایا۔ "اے فلپس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تو مجھے نہیں جانتا؟" سچ ہے فلپس نے ان تمام باتوں کو نہیں دیکھا۔ مگر اب آخری دفعہ اُس نے دیکھا اور خاموش ہو گیا۔ اور پنتیکوست کے دن بالکل پوری طور پر سمجھ گیا۔ اُس نے معلوم کر لیا کہ مسیح کو دیکھ کر میں نے در اصل باپ کو دیکھ لیا اور کہ یہ وہ شخص ہے جس میں وہ تمام باتیں پوری ہو گئی ہیں۔ جو شریعت اور راستبازی سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہی انسان کی روحانی بھوک دور کر سکتا ہے اور اُسی نے خدا

کے ساتھ ہو کر مجسم ہوا اور دکھ اٹھایا اور ساری ستبازی پوری کی تاکہ لوگوں کو بچائے اور اپنی طرف کھینچے پس اُس نے خدا کو دیکھا۔ جو شخص اس طرح باپ کو دیکھ لیتا ہے تو اُس کی عقل مسیح کے تابع ہو جاتی ہے اور وہ دلی محبت طلب کرتا ہے۔ اور یہی طلب کرتا ہے کہ آدمی اپنی مرضی کو اُس کے تابع کر دے۔ یہ تجسم الہٰی کی قدر اور قیمت اور علت غائی ہے۔

رسولوں کو بھی الہام ہوا

جس طرح انجیل سے ظاہر ہے

کہ مسیح نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ مگر وہی جو باپ نے اُسے کہنے کو کہا وہی اُس نے لوگوں سے کہا اُسی طرح مسیح کے بعد رسولوں نے بھی وہی باتیں کہیں جو روح نے اُن کو بتائیں۔ چنانچہ مسیح نے اپنے رسولوں سے فرمایا کہ جب تمہیں لے جاکر حوالے کریں تو پہلے سے اندیشہ نہ کرنا کہ ہم کیا کہیں۔ بلکہ جو کچھ اُس گھڑی تمہیں بتایا جائے وہی کہنا۔ کیونکہ کہنے والے تم نہیں ہو بلکہ روح القدس ہے" (مرقس ۱۳: ۱۱) اور یہی نعمت اُن تمام شاگردوں کو جن میں بارہ رسول بھی شامل تھے عنایت ہوئی "وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔ اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی" (اعمال ۲: ۱-۴) اور جن لوگوں نے ان کی باتیں سنیں اور یہ ماجرہ دیکھا "وہ سب حیران ہوئے اور گھبرا کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے" وغیرہ (اعمال ۲: ۶-۱۱) اور پھر پولوس رسول لکھتا ہے "اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں بیان نہیں کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں۔ اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں" (۱ کرنتھی ۲: ۱۳) اس واسطے ہم بھی بلاناغہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جب خدا کا پیغام ہماری معرفت تمہارے پاس پہونچا تو تم نے اُسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ (جیسا حقیقت میں ہے) خدا کا کلام جان کر قبول کیا اور وہ تم میں جو ایمان لے آئے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے" (۱ تھسلونیکیوں ۲: ۱۳) پس ان باتوں سے ظاہر ہے کہ بائبل بھی لفظی الہام کی تعلیم دیتی ہے اور بائبل خود بتا رہی ہے۔ کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ اور یہ بائبل کی شہادت خود اپنی بابت پائی جاتی ہے بائبل میں کہیں یہ بتایا نہیں گیا یا کہیں بھی اسبات کا اشارہ نہیں کیا کہ خیالات تو خدا کے دیئے ہوئے ہیں اور الفاظ انسان کے ہیں۔ علاوہ ازیں اسی وجہ سے خدا کے کلام میں آیا ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ اور وہ خدا کا پھونکا ہوا کلام ہے۔ جو اُس نے مسیح میں اور اپنے رسولوں کے دل میں اور منہ میں پھونک دیا۔ اور اُنہوں نے لوگوں سے بیان کر دیا۔

انگلستان اور ٹرکی کے درمیان جنگ اور اس کے متعلق ہمارا طرز عمل

جبکہ یہ سرکاری طور پر عام اعلان کر دیا گیا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان جنگ قرار پا چکی ہے۔ لہذا ہم نہایت افسوس اور دلی درد کے ساتھ اس جنگ کو اپنے دلوں میں محسوس کرتے اور یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس خوفناک اور برباد کن جنگ کی آگ کو اپنے آب رحمت سے جلد بجھا دے تاکہ خلق خدا اور خصوصاً ان ہر دو دول کی رعایا پھر امن اور سلامتی اور انتظام بدستور بحال رہ کر اس کا جلال ظاہر ہو۔ ہم تمام ہندوستانی مسیحیوں کو اس خطرناک حالت سے سخت افسوس اور رنج ہے اور ہم سارے ہندوستانی اس بارے میں اپنی مہربان برٹش گورنمنٹ کے ہمدرد اور مددمعاون ہیں خدا ایسا کرے کہ جانبین میں بہت عمدہ سمجھوتہ ہو جائے اور ٹرکی اتحاد ثلاثہ کا دلی خیر اندیش اور مددگار ہو جائے جس طرح ہندوستان کے مسلمان باشندے بھی اپنے اپنے سرکار دولتمدار کے دلی خیرخواہ اور مددگار ہیں

جس طرح ہم مسیحی اس موقعہ جانگداز میں دل سے خیر اندیش اور دوست بدعاجنگ گورنمنٹ انگلشیہ ہیں۔ اسی طرح ہمارے ہندوستانی مسلمان بھائی بھی جہاں تک اُن کا حلقہ سربر اوردگان مسلمانان ہندوستان کا وسیع ہے برٹش گورنمنٹ کے دلی دوست اور معاون ہیں۔ اور ٹرکی کی اس روش کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ ہز ہائنس دی آغا خاں کا ایک تار خواجہ اسماعیل جماعت کی بمبئی کونسل کو موصول ہوا ہے اُس میں وہ کہتے ہیں کہ اتحاد ثلاثہ اور عثمانیہ سلطنت کے درمیان جو جنگ پھوٹ پڑا ہے اس سے مجھے بہت ہی درد محسوس ہوتا ہے۔ ہز ہائنس اپنے تمام مقلدوں کو جو ہندوستان میں ہیں یا ہندوستان کی سرحد پر ہیں یا جہاں کہیں ہیں ترغیب دیتے ہیں کہ وہ سب کے سب برٹش گورنمنٹ کے وفادار اور تابعدار رہیں۔ ہز ہائنس آغا خاں یہی کہتے ہیں کہ یہ جنگ جرمن ترغیب کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح کلکتہ کے خرم ٹولہ مسجد کے امام صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ ٹرکی کی یہ جنگ جہاد نہیں ہے۔ بلکہ ملک گیری کی خاطر ہے اسلئے ہندوستانی مسلمانوں کو اس سے کچھ سروکار رکھنا نہ چاہئے۔ ان کا فرض ہے کہ برٹش راج کے وفادار رہیں جن سے ان کو اس قدر فوائد پہونچے ہیں۔



مسیحی آزادگی

جس ایماندار کو اپنی اس ازسرنو زندگی میں روح القدس کی زندگی مل گئی ہے۔ اور وہ اس کا حظ اٹھا چکا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایسے معنی میں آزاد سمجھتا ہے جس معنی سے وہ پہلے بالکل ناآشنا تھا۔ مگر جس طرح مسیحی اور امور میں خطرات اور غلط فہمیوں کے درمیان پڑ جایا کرتا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ شیطان اس کو آزادگی کے بارے میں بھی مغالطہ میں ڈال دے۔ چنانچہ ایسا ہوا بھی کرتا ہے۔ وہ ایماندار کے دل میں ڈال دیتا ہے کہ تم اب آزاد ہو جو چاہو کرو۔ کچھ مضائقہ نہیں۔ تم اب کسی آدمی کے قبضے و اختیار میں نہیں۔ تم اُن سے جو جسم میں تمہارے افسر ہیں آزاد ہو اور یوں وہ مسیحی کو بغاوت۔ اور سرگردانی اور گردن کشی پر آمادہ کر دیتا ہے۔ اور وہ آزادگی کے جھوٹے معنی مدنظر رکھکر کلیسیا کے عہدہ داروں کی پگڑیاں اتارتا پھرتا یا کلیسیا کے ممبران پر اپنا دبدبہ اور رعب بٹھانے کی خاطر خواہ مخواہ کے الزامات ان پر لگاتا پھرتا ہے۔ یا جو کلیسیا میں عہدہ دار اور باسوخ ہیں وہ غریبوں پر ظلم ڈھانا یا خواہ مخواہ کا دباؤ ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس کو روح القدس کی آزادگی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اسی لئے پولس رسول مسیحیوں کو اس خطرہ سے آگاہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے بھائیو! تم آزادگی کے لئے بلائے تو گئے ہو۔ مگر ایسا نہ ہو کہ وہ آزادی جسمانی باتوں کا موقع بنے (گلتیوں ۵: ۱۳) خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ جس آزادگی سے مسیح نے ہمیں آزاد کر دیا ہے وہ درحقیقت گناہ اور شیطان سے آزادگی ہے۔ آزاد روح شریعت سے آزاد ہو کر مسیح کے ماتحت آتی ہے۔ یعنی آزادگی کی کامل شریعت کے ماتحت۔ اور یہ آزادگی حق کو روکنے اور ناحق کو عمل میں لانے کی بجائے حق بات کرنے کی غرض سے ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں وہ آزادگی اس غرض سے ہے کہ آزاد مسیحی خدا کی تابعداری کرے نہ کہ اس کی نافرمانی اور بے عزتی۔ اور انسان پر دباؤ نہ ڈالے یا اس کے نقصان پر کمربستہ نہ ہو جائے۔ بلکہ اسی مذکورہ بالا حوالہ میں پولوس رسول فرماتا ہے کہ بلکہ محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی خدمت کرو۔

مسیحی آزادگی میں مسیحی قانون

اس آزادگی کی راہ میں مسیح کا قانون یا محبت کی شریعت درپیش آتی ہے۔ اور مسیحی کو بتاتی ہے کہ کمزور بھائی کا لحاظ رکھ کر اس آزادگی کا استعمال کرے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری یہ آزادی کمزوروں کی ٹھوکر کا باعث ہو جائے (۱۔ کرنتھی ۸: ۹) اور ان کے سامنے اپنا نمونہ پیش کرتا اور کہتا ہے کہ لیکن ہم نے اس اختیار سے کام نہ لیا بلکہ ہر چیز کی برداشت کرتے ہیں تاکہ ہمارے باعث مسیح کی خوشخبری میں ہرج نہ ہو (۱۔ کرنتھی ۹: ۱۲) اس نے اپنی اس آزادگی اور اختیار اور حق کو استعمال نہیں کیا۔ اپنے نقصان اور بے عزتی اور دکھ کی برداشت تو کی مگر مسیح کی انجیل کی اشاعت اور تاثیر کے راستہ میں اپنی زندگی کو ہارج نہ بنایا۔ مسیحیوں کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہوئے خدا کی تابعداری اور عزت کی خاطر اور اپنے کمزور بھائیوں کے نفعے اور خوشی کی خاطر اپنی آزادگی اور اختیار کو بھی استعمال میں نہ لاوے۔ بلکہ محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی امداد اور کمزوروں کی برداشت کریں۔ جیسا کہ مسیح نے بھی ہم گنہگاروں کی برداشت کی۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے۔ ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔ اس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا۔ اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔ مسیح کا نمونہ سب سے بڑھ کر افضل بلکہ لاثانی ہے۔ اور بالکل کامل اور قابل تقلید ہے۔

اطلاع

اوڈیسا کے برطانوی کونسل جنرل کی طرف سے اس مضمون کی ایک تار خبر مورخہ ۲۹ اکتوبر سال رواں شملہ میں موصول ہوئی ہے۔ کہ دو یا تین تارپیڈو جہاز نے آج صبح قبل از طلوع آفتاب بندرگاہ مذکور پر حملہ کر کے ایک روسی مسلح جہاز کو جس کا نام دونتز ہے۔ بندر میں غرقاب کر دیا ہے۔ ملاحوں کا کچھ حصہ مارا گیا ہے اور کچھ مضروب ہوا ہے۔ نیز تین روسی دخانی جہاز یعنی وتیماز نیا زرت اور رومیو کو کسی قدر نقصان پہنچا ہے اور ایک فرانسوی جہاز موسوم بہ پرتگال کو نقصان پہنچا اور دو ملاح مقتول اور دو مجروح ہوئے۔ علاوہ اس کے شہر پر گولہ باری ہوئی۔ اور ایک کھانڈ کے کارخانہ کو نقصان ہوا اور کچھ جان بھی تباہ ہوئی۔ شہر اوڈیسا کے حاکم بیان فرماتے ہیں کہ جہاز حملہ کنندہ مال ٹرکی تھے۔ اسلامبول سے بھی خبر آئی ہے۔ کہ ایک روسی جہاز جو قرب و جوار پایہ تخت ٹرکی میں برائے حفاظت روسیاں جو پایہ تخت میں مقیم ہیں مخصوص تھا غرقاب کر دیا گیا ہے۔ اور نیز یہ کہ تھیوڈوسیہ پر ایک بحری حملہ ہوا ہے۔ یہ چند حملے جو سواحل روس پر کئے گئے ہیں۔ نہ صرف بغیر

اظہر جنگ بلکہ بلا کسی قسم کی ترغیب اور وجہ واقع ہوئے ہیں بنظر آنکہ ان حملجات سے جو دولت برطانیہ اعظم کے ۱۹۱۱ء میں بھی ایک خیرخواہ اور نیز دولت پر کئے گئے ہیں ممکن ہے کہ تعلقات درمیان برطانیہ اور ٹرکی میں فرق واقعہ ہوجائے جنعلی القاب معظم فرمان فرمائے ہند مصلحت تصور فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے راجگان و روسائے عالی اور عوام الناس بلا توقف مفصلہ ذیل واقعات سے آگاہ کئے جائیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن نمائندے کی ترغیب سے دولت عثمانیہ نے بالکل ضد و نامعقولیت کا راستہ اختیار کر رکھا ہے جس کا انجام واقعات مذکورہ بالا میں ہوا ہے۔

جرمن جنگی جہازان موسوم بہ گوبن و برسلو کے متعلق جو وضع رفتار گورنمنٹ ٹرکی نے اختیار کی ہے۔ اس سے لندن پیرس اور سینٹ پیٹرز برگ میں نہایت شک وشبہ پیدا ہوا ہے۔ جہازان مذکور فرانسوی اور انگریزی جہازوں کے بیڑوں سے جو بحر روم (میڈیٹرینین) میں موجود تھے ڈر کر بھاگے تھے اور ڈارڈنلز یعنے بوغاز دریائے سیاہ میں پناہ گزیں ہوئے۔ جہاں قانون الملل کے قواعد اور ٹرکی کے معاہدات کے بموجب چاہئے تھا۔ کہ یا تو گورنمنٹ ٹرکی ان کو وہیں ٹھہرا کر ان کے ملاحوں کو جنگ کے اختتام تک ان کے ملک کو واپس بھیج دے یا مجبور کرے کہ چوبیس گھنٹے کے توقف کے بعد کھلے سمندر میں چلے جاویں۔

بجائے اس کے یہ روا رکھا گیا کہ وہ جہاز پناہ میں رہیں اور ایک فرانسیسی جہاز پر جنگجویانہ حقوق عمل میں لاویں اور بعد ازاں یکایک یہ اعلان کر دیا گیا کہ ٹرکی نے ان جہازوں کو خرید لیا ہے۔ چنانچہ ٹرکی نے جرمن ملاحوں کو رہنے دیا اور برٹش امیر البحر کو ٹرکی کے جہازوں کو خرید لیا ہے۔ چنانچہ ٹرکی نے اُسی وقت ڈارڈنلز میں سرنگ بچھا دیئے - اور تمام انگریزی تجارتی جہاز جو اس دریا میں موجود تھے۔ یا جو بحر اسود کی طرف سے عبور کرکے آئے تھے اُن کو وہیں ٹھہرا لیا پہلے تو اس بہانہ پر کہ جو مال اُن میں بھرا ہے وہ اس فوج کے واسطے درکار ہے جو ٹرکی جنگ کے لئے فراہم کر رہی ہے اور پھر اس بہانہ پر کہ سرنگوں کی موجودگی کی وجہ سے اُن جہازوں کے لئے سفر کرنا خطرناک ہے ایک بے طرف سلطنت کی طرف سے برطانیہ اعظم کی تجارت کے ساتھ یہ نہایت ناجائز مداخلت ہی تھی جو کہ خدایان جہاز اور تجارت کے سخت نقصان کا باعث ہوئی۔ بلکہ اُس نے بحر اسود میں تمام انگریزی جہازات کی حرکات کو جن کی تعداد اس وقت ساٹھ ستر تھی برہم کر دیا۔ کیونکہ اُن کے لئے وہاں سے عبور کرکے بحر روم میں جانا ہی ناممکن نہ ہو گیا بلکہ اس امر کا بھی کوئی مانع نہ تھا کہ جہازات گوبن و برسلو بحر اسود میں جا کر ان تمام جہازوں کو جو وہاں جمع ہو گئے تھے تباہ نہ کر دینگے۔ ڈارڈنلز اب خلاف معاہدات بین الملل بند کر دیئے گئے ہیں۔ سخت اضطراب کا ایک اور باعث یہ ہوا ہے کہ بغداد اور دیار بکر کے ذمہ دار اہلکار انگریزی رعایا سے نہایت کم التفاتی سے سلوک کر رہے ہیں اور علانیہ طور پر عوام الناس کو برطانیہ اعظم اور دول متحدہ کے برخلاف بھڑکا رہے ہیں۔

باوجود اس تمام اشتعال کے برٹش گورنمنٹ نے گورنمنٹ ٹرکی کو مطلع کیا ہے کہ اگر جہازات گوبن اور برسلو کے ملاح جرمن کی بجائے ترک مقرر کر دیئے جاویں اور اگر انگریزی تجارتی جہازوں کے ساتھ کسی قسم کی مزاحمت نہ کی جاوے اور ٹرکی ایک بے طرف سلطنت کے فرائض کو نیک نیتی سے انجام دے تو ان تمام ناجائز اور مخالفانہ اقدامات پر چشم پوشی ہی نہیں کیجاوے گی بلکہ باضابطہ تحریری ضمانت دی جاوے گی۔ کہ برطانیہ اعظم کی طرف سے مملکت عثمانی کے استقلال اور کامل محفوظیت کا نہایت احتیاط کے ساتھ پاس اور لحاظ ملحوظ ہوگا۔

اس کے سوا یہ خاطر جمعی بھی دی گئی تھی کہ صلح کے ہونے پر برطانیہ اعظم کی جانب سے اس امر کی نگرانی کی جاوے گی کہ اس قسم کی کوئی شرائط نہ کی جاویں جن سے اس استقلال اور محفوظیت میں کوئی نقص واقعہ ہو۔ بلکہ ایسی شرائط حاصل کیجاویگی جو ٹرکی کی مالی حالت کے لئے مفید ہوں۔

باوجود ان اطمینان دہ وعدوں کے ٹرکی کا طرز عمل برطانیہ کلاں کے برخلاف زیادہ تر اشتعال انگیز ہو گیا۔ اعلیحضرت ملک معظم کی گورنمنٹ کے پاس اس امر کی متواتر شہادت پہونچتی رہی کہ شام میں فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں جنکا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ مصر پر حملہ کرنے میں آسانی ہو اور نیز یہ کہ مصر کی سرحد کے متصل علاقوں میں بدو عربوں کے درمیان ترک اور عرب نمائندے عملی طور سے منصوبے پھیلا رہے ہیں۔ موصل اور دمشق کی افواج میں سے جب سے ان کی تیاری ہو رہی ہے۔ متعدد دستے جنوب کی طرف اس غرض سے بھیجے جا رہے ہیں کہ مصر پر اور نہر سویز کے اُس حصہ پر جو اکابہ اور غزا کے درمیان واقع ہے چڑھائی کریں۔ بدوی عربوں کا ایک عظیم گروہ فراہم کیا گیا ہے اور اُن کو مسلح کر کے اس مدعا کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ سامان باربرداری جمع کیا جا چکا ہے اور مصر کی سرحد



تک سڑکیں درست کی گئی ہیں۔ خلیج اکابہ میں لگانے کے لئے۔ تاکہ افواج بری پر انگریزی بیڑہ کی طرف سے مزاحمت نہو سرنگیں بھیجی گئی ہیں اور نامور شیخ عزیز شویش نے جو نصارے کے برخلاف مسلمانوں کے خیالات کو بھڑکانے میں اتنی شہرت رکھتا ہے۔ تمام ملک شام میں اور غالباً ہندوستان میں بھی اپنی طرف سے ایک مراسلہ شایع کرکے جاری کیا ہے جس میں شعلہ زن الفاظ سے مسلمانوں کو برطانیہ اعظم کے برخلاف اور لڑائی میں شامل ہونے پر مجبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مسمی ڈاکٹر پروفیسر جو ایک جرمن ہے اور بہت عرصہ تک مصر میں سازش کرتے تھے۔ کو اگرچہ اس ملک میں نہیں اور موجودہ زمانہ میں سلامبول کی جرمن سفارت میں کام کرتے ہیں شام کے حدود میں لوگوں کو اس جنگ میں شامل ہونے کے لئے بھڑکانے میں از حد صروف ہیں۔ دیگر مقامات میں بھی اس قسم کی سازشیں شروع کردی گئیں اور اطلاعات پہونچی ہیں کہ ترکی قاصد ہندوستان میں اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں میں انگریزوں کے خلاف خیالات پیدا کریں۔ ایک نمایاں مثال اس امر کی کہ یہ منصوبے کس حد تک کئے گئے ہیں یہ ہے کہ ایک جرمن جو اسکندریہ کی شہر کی پولیس میں ملازم تھا وہ حال میں ہی رخصت پر سے قسطنطنیہ کے راستے واپس آیا۔ اور اُس نے یہ بیان کیا کہ وہ فوجی خدمت سے معاف کیا گیا ہے۔ جب وہ جہاز سے اترا تو اُسے شبہ میں گرفتار کیا گیا اور اُس کے پاس نہر سویس کا ایک مفصل نقشہ ایک ورق کاغذ جس پر اعداد میں لکھی ہوئی پوشیدہ تار خبریں تھیں۔ اور اور اسی قسم کے اور کاغذات جو اُس کے ٹرنک میں چھپے ہوئے تھے پائے گئے۔ اس کے علاوہ جہاز کی کمپنی کے ایک ممبر نے اس کو دو صندوق حوالہ کئے تھے جس میں ڈیٹونیٹر کہ جس سے ڈائنامائیٹ یا نیٹرو گلیسرین بھک سے اڑجاتے ہیں تھے۔

علاوہ ازیں جرمن بحری اور فوجی افسروں اور آدمیوں کا ایک متواتر دریا بمعہ سب قسم کے سامان حرب کے قسطنطنیہ میں بھیجا رہا ہے اور بڑھتا رہا ہے گویا قسطنطنیہ تمام مقاصد اور اغراض کے لئے جرمن فوج کا ایک مقام بنادیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن افسر دولت عثمانیہ کے اندرونی حصوں میں پہونچ گئے ہیں تاکہ اس امر کی کوشش کریں کہ برطانیہ کلاں اور اُس کے ساتھ جو دول متحدہ ہیں اُن کے برخلاف لوگوں کو بھڑکائیں۔ یہ ناممکن ہے کہ اس میں شک ہو کہ یہ سب تحریکیں حکام عثمانیہ کے صریح اغماز سے کی گئی ہیں۔ اور ان سے صرف ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔

مزید برآں دولت عثمانیہ کا برطانیہ اعظم کو اپنے برخلاف اظہار جنگ کرنے پر مجبور کرنے کا مصمم ارادہ اُن ہدایات سے ثابت ہوتا ہے جو قبل از ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۴ء دولت عثمانیہ کے وزیر جنگ کی طرف سے سپاہ دار حجفہ کے نام جاری ہوئی تھیں مراسلہ مذکورہ میں نہ صرف سپاہ دار موصوف کو سمجھایا جا چکا ہے کہ اظہار جنگ ہونے پر کیا کرنا چاہئے۔ بلکہ دولت برطانیہ اعظم کو بلفظ دشمن اشارہ کیا گیا تھا۔ اور یہ بھی ہدایت ہوئی کہ دولت برطانیہ کے کنسلخانہ کا برقی تار کے توڑ دیا جائے اور تمام نشانات رسمی دولت مذکورہ کی ہٹائی جائیں۔

برطانیہ اعظم کو جو دنیا میں مسلمانوں کی سب سے بڑی سلطنت ہے۔ اور ہمیشہ ٹرکی کی باوفا دوست رہی ہے۔ جس نے ٹرکی کو یورپ میں اپنے مقام کے برقرار رکھنے اور اپنے استقلال کو جس کی بنیاد بلقان کی لڑائیوں میں ہل گئی تھی دوبارہ حاصل کرنے میں ثابت قدمی سے امداد دی ہے نہایت ہی افسوس ہوگا اگر ٹرکی کو ورغلا کر انگلستان کے دشمنوں کا طرفدار بنایا جاوے اور جس سے اُس کو یہ ترغیب دیجاوے کہ وہ ایسی رفتار اختیار کرے جو نہایت ناجائز اور ناشکر گذارانہ ہو۔ یہ ممکن انکار نہیں کیا جاسکتا کہ موجودہ حالت سے ظاہر ہے کہ فتنہ انگیز سازش کا ایک عنصر موجود ہے جو یہ کوشش کر رہا ہے کہ جرمنی اور آسٹریا کے فائدہ کے لئے جو سلطنت ٹرکی کی ہستی کے دشمن ہیں ٹرکی انگلستان کے برخلاف جنگ کے میدان میں دھکیل دیا جائے۔ فقط (اشتہار سرکار)

کانٹی نینٹل مشنس ریلیف فنڈ ہند کی نیشنل مشنری کونسل نے جس کے پریذیڈنٹ فضیلت مآب جناب عالیجاہ میٹروپالٹین بشپ صاحب مقیمی کلکتہ ہیں نہایت مسیحی برادرانہ الفت اور ہندوستان میں مسیحی کام اور آنخداوند کے جلال اور سطوت اور انسانی ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے تجویز کی ہے کہ ان مشنوں کو جن کا کام خصوصاً احاطہ مدراس۔ احاطہ بہار اور چھوٹا ناگپور اور صوبجات متوسط میں جاری ہے۔ مالی امداد دیجائے۔ کیونکہ موجودہ جنگ کی وجہ سے اُن کی خط و کتابت اور فنڈ مسدود بند ہوگئے ہیں جس کے سبب سے اُن مشنوں کا کام بہت ہی رک اور انتظام تہ و بالا ہوگیا ہے۔ اور موجودہ فنڈ بالکل ختم ہوگیا ہے۔ اور اگر دوسری مشنیں اُن کو امداد نہ دیں تو اُن کا گذشتہ برسوں کا کام بالکل برباد ہوجانے کے خطرہ میں ہے

پس جو فوائد ہندوستان نے ان کی انسانی ہمدردی تعلیمی اور انجیلی بشارت کی کوششوں سے آج تک حاصل کئے ہیں اُن کو اپنی نظروں کے سامنے رکھ کر ہر ایک مسیحی کو اُن کی امداد کے لئے بالضرور مجبور ہو جانا پڑتا ہے۔ اس لئے اُن مشنوں کے مشنریوں کی امداد کے لئے عنقریب پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ اور کام کے لئے علاوہ فنڈ کی ضرورت ہے۔ ہندوستانی کارندوں کی امداد بھی لازمی ہے۔ پس تجویز کی گئی ہے کہ براعظم یورپ کے بھائیوں اور بہنوں کی امداد مسیح اور ہندوستان کی خاطر کام کو جاری رکھنے کے لئے تاوقتیکہ جنگ ختم ہو ہر ایک مشن کا ہر ایک مشنری کم از کم دس روپیہ ماہوار اس فنڈ میں دے۔ اور زیادہ جس قدر کسی کو وسعت ہو۔ یہ بھی تجویز ہوئی ہے کہ اگر ہر مشنری کے علاقہ کے ہندوستانی مسیحی بھی اپنے اُن ہندوستانی ہمخدمتوں کی خوشی سے امداد کریں جو کانٹی نینٹل مشنوں میں کام کر رہے ہیں تو وہ بھی بڑی خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول ہوگا اگر کوئی مقامی فنڈ یا ضرورت نہ ہو تو چندہ نیشنل مشنری کونسل کے آنریری ٹریژرار پادری ڈبلیو ای۔ ایس ہالنڈ ایم اے سینٹ پالس کالج ایمہرسٹ سٹریٹ کلکتہ کے پتہ پر بھیجنا چاہئے۔

مراسلات

بار میں پنجابی مسیحی

اسٹیشن پکا حاجی مجید دکچا کوہ کے درمیان لائین کے جنوبی حصہ میں ۱ میل عرض اور ۸ میل طول کے درمیان ضلع ملتان میں قریباً پانچسو مسیحی عارضی کاشت کے لئے فصل خریف ۱۹۱۴ء سے فصل ربیع ۱۹۱۵ء تک آباد ہوئے ہیں۔ یہ مسیحی چرچ آف انگلینڈ کے ممبران ہیں۔ اور ذیل کے علاقوں کی پاسٹریٹوں میں سے آئے ہوئے ہیں۔ بیمین آباد گوجرہ۔ منٹگمری والہ۔ کلارک آباد۔ پتوکی اور چجالہ۔ یعنی لائل پور لاہور۔ اور گورداسپور کے اضلاع سے ان مسیحیوں کا جدی پیشہ کاشتکاری ہے اور خصوصاً چوہڑی اقوام میں جو کہ زراعت پیشہ ہیں بطور ملازمت اور عموماً ٹھیکے پر زمین لیکر کاشتکاری کرتے تھے۔ بزرگ پادری ایچ ای کلارک صاحب بی۔ اے کی کوشش سے ان لوگوں کو اجازت ملی کہ مذکورہ بالا قطعات کی عارضی طور پر کاشت کریں یہ مسیحی جماعت ۱۳ چکوں میں عارضی طور پر آباد ہوئے ہیں۔ اس زمین میں مسلمان جانگلی آباد ہیں۔ اور پنجاب کی کوئی زراعت پیشہ قوم اب تک اس قطعہ میں داخل نہیں ہوئی۔ البتہ جب تک یہ قطعہ مستقل طور پر آباد نہ ہو حال فی الحال مسیحی ان جانگلیوں کے درمیان آ گئے ہیں۔ مجھے بھی کلارک صاحب کی طرف سے موقعہ ملا کہ ان نو آباد چکوں میں دورہ کروں جس سے کہ مسیحیوں کو روحانی اور جسمانی فائدہ ملے سرکاری افسران سے معلوم ہوا کہ مسیحی نہایت ہی اچھے کاشتکار ہیں۔ اور جانگلیوں کی نسبت کاشتکاری بہت اچھی کرتے ہیں۔ قریباً ہر ایک چک میں فصل اچھی ہے۔ اس جنگل میں خداوند مسیح کی جے کے نعرے بلند ہوتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ ڈھولکیوں کی آواز معہ چھانجھ اور کنجری یعنی گیتوں اور زبوروں کے الفاظ میں گونجتے ہیں کہ دل سے فوراً خدا کی تعریف نکلتی ہے۔ جو سنتا ہے وہ بھی خوش ہوتا نظر آتا اور اپنی آواز خدا کی تعریف میں شروع کر دیتا ہے۔ درختوں کے نیچے ہمارے خداوند مسیح کی عشا عمل میں آتی ہے۔ اور یہ آواز بزرگ کی زبان سے ایسے عجیب طور سے سنائی دیتی ہے۔ جبکہ وہ ہر ایک کو یہ کہتے ہوئے ایک دوسرے کو روٹی دیتے ہیں کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا بدن جو تیرے واسطے دیا گیا تیرے بدن اور روح کو ابدی زندگی کے لئے بچائے رکھے۔ اسے لے اور کھا اس بات کی یادگاری میں کہ مسیح تیرے واسطے مؤا۔ اور شکر کرتا ہوا مسیح کو اپنے دل میں ایمان سے کھا۔" اور پیالہ دیتے ہوئے یوں کہ "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خون جو تیرے واسطے بہایا گیا تیرے بدن اور روح کو ابدی زندگی کے لئے بچائے رکھے۔ اسے پی۔ اس بات کی یادگاری میں کہ مسیح کا خون تیرے واسطے بہایا گیا اور شکر کر۔" کہ اس جنگل میں سچ مچ ہر ایک پیارے یسوع کو اپنے اپنے دل میں داخل ہوتے ہوئے کہ باری تعالیٰ ہمارے روحوں اور جسموں کا نگہبان ہے بچے اور جوان "رب خداوند بادشاہ ہے"۔ اور "رب ایالی میرے کول میرے دل نوں نہیں ڈول" ادھر اُدھر ریت کے ٹیلوں پر یا درختوں کے درمیان



اپنے والدین کے مواشی چراتے ہوئے گاتے ہیں۔ اور میں سنکر بڑا حیران ہوا کہ ایک بچہ جو کہ قریباً ۲½ سال کا ہے "رب اپالی میرے کول ہے"۔ اس طرح خوشی اور شوق سے گاتا تھا۔ باپ اُسے چپ کرانے کی کوشش کرتا تھا لیکن وہ جواب دیتا تھا کہ میں کیوں نہیں زبور گاؤں؟

جانگلی قوم جنہوں نے کہ فقط اپنے کانوں سے عیسائی کا نام سنا تھا۔ اب مسیحی جماعت میں آتے ہیں۔ اور جب وے ان کو خدا کی تعریف گاتے اور اس کی عبادت کرتے دیکھتے ہیں۔ تو ان کی زبان سے سبا کی ملکہ کی طرح نکلتا ہے کہ "دیکھ وہ خبر جو میں نے سنی تھی سو آدھی بھی نہ ہوئی۔ کیونکہ تیری دانش اور اقبالمندی اس شہرت سے جو میں نے سنی تھی کہیں زیادہ ہے"۔

پادری وارث الدین صاحب نے شروع شروع میں ان مسیحیوں کو زمین عارضی طور پر دلوانے میں بڑی محنت۔ صبر اور استقلال سے کام کیا۔ سخت گرمیوں میں آپ اس جنگل میں ان لوگوں کے ہمراہ گئے۔ اور ہر طرح سے ان کی امداد کی۔ ایک شخص کو سانپ نے ڈسا تھا (اس جنگل میں بڑے زہریلے سانپ ہیں) آپ کی دعا سے وہ راضی ہوگیا۔ گو بعد ازاں وہ کسی ڈسپنسری میں بھیجا گیا تھا۔ اور اب وہ بالکل تندرست ہے۔ کئی جگہ ایسے لوگ بھی گھس آئے۔ جو کہ بپتسمہ یافتہ نہیں ہیں۔ لیکن کوشش ہے کہ آئندہ ایسے لوگوں کو بالکل موقعہ نہ دیا جاوے۔

میری التماس ناظرین نور افشاں سے ہے کہ براہ شفقت آپ ان مسیحیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماویں کہ ہمارا آسمانی باپ اُن کو ہر طرح کی آزمائش اور خطروں سے بچائے رکھے۔ اور اُن کی روشنی دنیا پر ایسی چمکے کہ مسیح خداوند بھی اس علاقے کے غیر مسیحیوں میں جلال پاوے۔

پنجاب میں قریباً مسیحی قوم جو اس وقت موجود ہے۔ اوسطاً زیادہ تر زراعتی پیشہ ہیں لیکن تھوڑے ہی اپنی اپنی زمین کے مالک ہیں۔ اکثر غیر مسیحیوں کے ملازم (سیپی) ہیں۔ مہربانی سے آپ سب دعا کریں کہ جو کچھ آئندہ کے لئے اس نئی زمین کی تقسیم میں تجویزیں ہوں اُن سے مسیح کے لوگوں کو فائدہ حاصل ہو۔ اور کہ غریب مسیحی غلامی سے نکلکر آزادانہ طور سے مسیح کے جلال کا باعث بنے۔ اس نہر پر زمین اب تقسیم ہوتی جاتی ہے۔ دعا کریں کہ مسیحیوں کو بھی اس میں حق حاصل ہو۔ لوگ بزرگ پادری کلارک صاحب و پادری وارث الدین صاحب کے از حد شکر گزار ہیں۔

میری دعا خدا کے حضور نت یہ ہے کہ خدا ان کو اور باقیوں کو بھی جلد مستقل طور پر زمین دلوائے اور پنجاب میں نو مسیحی گاؤں کی بجائے سینکڑوں ہو جاویں۔ آمین ثم آمین۔

الراقم خاکسار
جوزف مارشل بی۔ ایم ایس
بٹین آباد چک نمبر ۱۶۱
ضلع لائلپور۔

راجکوٹ کے ٹھاکر صاحب نے پرنس آف ویلز ریلیف فنڈ میں ۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

سنڈے اسکول سے ہوتے ہیں فوائد کیا کیا؟

اشعار ذیل سنڈے اسکول کے ایک ہمارے دوست نے جو غیر مسیحی ہیں اور سنڈے اسکول سے دلچسپی رکھتے ہیں تیار کئے ہیں۔ یہ نظم الہ آباد پریسبٹری کے سنڈے اسکول کے جلسہ میں امریکن مشن لال گرجا اسکول الہ آباد کے ایک لڑکے نے بڑی عمدگی کے ساتھ سنائی۔

اڈیٹر

فضل اس خالق اکبر کا ہوا کچھ ایسا
جمع احباب ہوئے آج خوشی سے یکجا۔
یہ وہ جلسہ ہے کہ تھی جسکی تمنا سب کو
یہ وہ مجمع ہے کہ ہیں جس پہ ہم سب کے فدا
یہ وہ چرچا ہے کہ ہیں فائدے اسکے لاکھوں
یہ وہ ہے ذکر کہ اس سے ہے بہت سوں کا بھلا
الغرض اس سے یہ مطلب ہے سنیں سب احباب
سنڈے اسکول سے ہوتے ہیں فوائد کیا کیا۔

اپنے بچپن کے زمانہ کو جو ہم یاد کریں۔
کارِ دنیا سے خبر ہم کو نہ تھی کچھ اصلا۔
ہم سمجھتے نہ تھے تہذیب کے معنی کیا ہیں
ہم کو معلوم نہ تھا یہ۔ کہ ادب کون بلا
ہم نہ واقف تھے کہ ماں باپ کا رتبہ کیا ہے۔
جانتے ہم نہ تھے تعظیم ہے کس کس کی روا
گالیاں دیتے تھے ہم راہ کے چلتوں کو کبھی
کبھی لوگوں کو ستانا تھا ہمارا شیوہ۔
اک ذرہ بات پہ بہنوں کی کتابیں پھاڑیں
ماں جو بولی تو وہیں اس کا دوپٹہ کھینچا۔

باپ نے کی جو نصیحت تو بگڑ کے بھاگے
آئے ہمسائے جو سمجھانے تو اُن کو ڈانٹا
بس اسی طرح سے بچپن کے گئے دن سارے
بعد اُسکے جو سمجھ آئی تو پھر یہہ سوچا
مدرسے چلکے ہنر سیکھئے اب کچھ ایسے
جس سے سب لوگوں میں ہووے میری شہرت زیادہ
یہ خیال آیا تو اسکول میں ہم جاکے ڈٹے
کسی سبجکٹ پھر ہم نے نہ پیچھا چھوڑا
ہسٹری جاگرفی۔ سنڈے کو سیکی جو اگر
تھر سنڈے۔ فارسی اور ہندی میں سار اگورا
تھی جو انگریزی وجامیٹری وڈفسٹڈ سے کو
چھوڑ دے آیا تو رے بیٹھا ہر اک الجبرا
فرائیڈے کو جو پڑہا کرتے تھے فلسوفی بہیں
تو سٹرڈے کو تھا سائنس کا جن سر پر چڑہا
کبھی ہاکی کبھی فٹ بال کبھی روز ڈول
اس سے ہارے اُسے جیتا انہیں چیلنج دیا
بس اسی طرح سے جو روز گذرتے تھے میرے
بائیبل کھول کے پڑھنے کو کبھی وقت نہ تھا
پاک سنڈے کی بھی پرواہ نہیں تھی مجھ کو
سبت کے دن بھی نہ کرتا تھا ذرہ خوف خدا
روشنی حق کی نہ پہنچی تھی دل میں میرے
ہر طرف اپنے گنہ کا تھا اندھیرا چھایا۔
کبھی چھوٹوں سے میں کہتا تھا کہ تم بچے ہو۔
کبھی سچ کو بناوٹیا تھا ملیں جو جھوٹا۔
دین کی باتوں سے بالکل نہیں واقف تھے
ذکر حوا کا سنا تھا نہ کبھی آدم کا
نہ تو موسے کی شریعت کی خبر تھی ہم کو
اور نہ داؤد کے قصے کو کبھی ہم نے سنا

دوستو!! یہ میرے اطوار تھے پہلے۔ لیکن

سنڈے اسکول نے آخر میرا چولا بدلا۔

سنڈے اسکول میں ہم نے جو سنے دس احکام
تب خیال آیا کہ افسوس میں کرتا ہوں کیا؟
روشنی دین کی چمکی جو میرے سینے میں
خود بخود اپنے گناہوں سے میں گھبرانے لگا۔
فعل بد میرے مجھے صاف نظر آنے لگے
سنڈے اسکول سے مجھ پر یہ بڑا بھید کھلا
پانچویں حکم پہ اک دن جو ذرا غور کیا۔
ہم نے ماں باپ کو تعظیم کا دینا سیکھا
میل تھا میری طبیعت میں گناہوں کے سبب
سنڈے اسکول نے دل کو میرے بس دھو ڈالا
بغض۔ کینہ۔ حسد اور ڈاہ کی عادت چھوٹی
بھائی بہنوں کو محبت کی نظر سے دیکھا۔
سنڈے اسکول میں جب ہم نے پڑھی پاک کتاب
ہم پہ برکت ہوئی اور فضل ہوا خالق کا
پیاری بہنوں کے کسی بات سے تھے دل جو اداس
سنڈے اسکول سے سب اُن کا بھی غم جھوٹ گیا

رہتیاں جن کو نہ فرصت کبھی ہو کل سے تھی
اور اگر وقت ملا بھی تو نہیں کام یہ تھا
کبھی سوتے کبھی پیس اور بناتی تھیں فرل
کبھی تھا سینا پرونا کبھی لچکا گوٹا۔
کام دنیا کے تو کرتی تھیں وہ اچھے اچھے۔
دین کی باتوں میں لیکن انہیں کچھ دخل نہ تھا
سنڈے اسکول نے تعلیم انہیں دی ایسی
روح پاک اُن کو خدا باپ کی جانب سے ملا
شکر اب اُن کو یہ دن رات رہا کرتی ہے۔
ہر کسی طرح میری ذات سے اور نکا بھلا
سنڈے اسکول نے دی ہم کو خدا کے روحی
سنڈے اسکول نے پلوایا ہمیں جام بقا

پاک سنڈے تیرے صدقے میں نجات ہم کو ملی
تو نے دکھلایا ہمیں دین کا سیدھا رستہ
اک ہمیں پر نہیں موقوف تیرا فضل وکرم
غیر قوموں نے بھی ہے تجھ سے بہت کچھ سیکھا
اپنا معبود سمجھتے تھے بتوں کو جو لوگ۔
اب وہ کہتے ہیں کہ یسوع ہے منجی سبکا

فائدے اس کے جو لکھنے لگے ہیں منجلیں
سارے بازار کے کاغذ کو بنادوں کالا

اب بزرگوں سے ہے فریاد ہماری اتنی
اور سکرٹری صاحب سے بھی ہوا ستدعا
سنڈے اسکول کی شاخوں کو ترقی دیویں
چھوٹے چشموں کو بڑھا کر وہ بنادیں دریا۔
جس سے سیراب خداوند کی کھیتی ہووے
گلشن ہند کا ہوجائے ہر اک نخل ہرا
اے نشاط اس سے طلبگار رہو رحمت کے
جس کی قدرت کا تماشا ہے یہ ساری دنیا

راحمدنعال نشاط دریابادی
مقیم حال فتح پور۔

اخبار ڈیلی اکسپریس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان کے فرزند رشید مسٹر آرتھر اشوریپ کی جنگ مدافعت میں میں شامل تھے۔ اب تک بخیریت ہیں۔ اور اُن کے جسم پر کوئی زخم بھی نہیں آیا۔

(عام)

کوریا میں مسیحیت

سلسلہ کے لئے دیکھو پرچہ ۲۳ اکتوبر

اور شہروں کے لوگ اپنی الماریوں میں رکھتے ہیں۔ وہ سب کے سب ویسی حروف میں لکھے گئے ہیں۔ جن میں یسوع مسیح کا جو بڑا انجات دہندہ ہے ذکر ہے۔ میں اس کو بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ بائبل کا ترجمہ کرنے میں میرا بھی حصہ تھا اور میں نے یوحنا کی انجیل رسولوں کی اعمال پولوس رسول کے خطوط رومیوں۔ گلتیوں۔ افسیوں کے نام اور مکاشفات کی کتاب کا ترجمہ کیا۔

ڈاکٹر گیل صاحب محض کتابیں ہی تصنیف نہیں کرتے پر وہ سیول کے کلیسیا کے جس میں ایک ہزار سے زیادہ شریک ہیں۔ پاسبان ہیں نیز بائبل سوسائٹی کے کمیٹی کے جو کوریا میں خدا کا کلام مفت تقسیم کرنے کے ذمہ دار ہے۔ میر مجلس ہیں۔ ایک دن جبکہ گیل صاحب ٹاپکو سے ایک بڑے ٹریننگ کلاس کو سکھا کر ریل پر سیول شہر کو جا رہے تھے تو راستے میں اُنہوں نے مجھے بہت سے لوگوں کے مسیحی ہونے کا ذکر سنایا۔ جن کو اُنہوں نے اپنی خدمت کے زمانے میں دیکھا۔ ان سب واقعات سے میرے دل پر بڑا اثر ہوا۔ سب سے پہلے انہوں نے مجھے ایک شخص کے مسیحی ہونے کا مشہور قصہ سنایا جو پہلے کوتوال تھا۔ اُس کا نام کم جنگ یک تھا۔ جو شہر سیول میں پولیس کا کوتوال تھا۔ وہ بہت صاف مزاج اور دیانتدار آدمی تھا۔ میں نے اُس کا ذکر سنا تھا۔ اور میرے دل میں بڑی خواہش تھی کہ اس سے ملاقات کروں۔ ایک دن ایک میرا دوست اتفاق سے اُس کو میرے پاس لے آیا۔ وہ ایک خوبصورت قدآور اور بارعب جوان تھا۔ اور اچھا لباس پہنے تھا۔ خیر و عافیت پوچھنے کے بعد میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا تم نے کبھی انجیل کا پیغام سنا ہے۔ اُس نے کہا ہاں لیکن مجھ کو پورے طور پر سمجھ نہیں آیا۔ میں نے اُس کو اسکا مطلب سمجھایا اور اُس سے درخواست کی کہ وہ اُس کو اپنے آپ پڑھیں۔ اُس نے میری درخواست منظور کی۔ اور نئے عہدنامہ کی ایک جلد جو میں نے اُن کو دی لی ہے۔

دو تین ہفتہ کے بعد اُس نے واپس لاکر میری میز پر رکھ دی جس سے میں مایوس ہو گیا۔ میری آرزو تھی کہ وہ اس انجیل کو اپنے پاس رکھے۔ پر ایسا معلوم ہوا کہ وہ اُس کو رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کتاب کیسی ہے۔ اُس نے جواب دیا اچھی ہے۔ میں نے پھر کہا اس میں اور کوئی خصوصیت نہیں۔ اُس نے جواب میں کہا کہ کوریا کی پرانی کتابوں کے مانند اس میں کہانیاں ہیں۔ مثلاً پانی پر چلنا اور دیگر کرامتیں۔ میں ان کو نہیں مانتا لیکن اس میں بہت سی اچھی تعلیم ہے۔ ڈاکٹر گیل صاحب نے مسکرا کر کہا کہ وہ بہت بڑا نقطہ چین تھا۔

میں نے کچھ مدت تک انجیل کی بابت اُس سے گفتگو کی وہ اپنے ہی خیالوں میں مگن تھا اور ایسا معلوم ہوا کہ میری باتوں کا اُس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ جب وہ مجھ سے جدا ہوا تو مجھ کو یاد ہے کہ میں نے کمرے میں جاکر اُس کے لئے دعا کی یہ دعا بالکل مایوسی کی حالت میں تھی۔ کیونکہ میرے خیال میں اُس کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ لیکن میرا یہ بھی یقین تھا کہ اگر خدا اُس کی زندگی کو تبدیل کرے۔ تو وہ تو بہت ہی مفید شخص ہوگا کیونکہ بحیثیت کوتوال اور پولیس مجسٹریٹ وہ لوگوں کو ٹھیک کر سکیگا۔ بعد ازاں مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ کسی شک کی وجہ سے قید خانہ میں ڈالا گیا۔ کیونکہ دو برس گذرے وہ میرے پاس نہ آیا۔ میں قریباً اُس کو بھول چکا تھا۔ ایک دن صبح کے وقت میرے پاس قید خانے سے ایک کاغذوں کا پلندا آیا۔ جس کو ایک شخص پوشیدہ طور سے لایا۔ یہ میرے دوست کم نے بھیجا تھا جو پہلے پولیس کا کوتوال تھا۔ ان کاغذوں سے پڑھ کر معلوم ہوا کہ وہ قید سے نہیں بلکہ گناہ اور اُس کے نتیجوں سے رہائی پانے کے لئے بڑی کشمکش کر رہا تھا۔ قید خانے کی خوفناک کوٹھڑی کی سردی اور تکلیف میں اُس نے نئے عہدنامے کو چار مرتبہ پڑھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دلی امن اور نجات کے لئے اُس کے دل میں بے بیان خواہش پیدا ہو گئی۔ ایک رات اپنی مصیبت میں اُسنے موڈی صاحب کا وعظ جو چینی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا پڑھا۔ اُس میں ایک کہانی تھی جس سے اُس نے اپنی مراد پائی۔ اُس کہانی میں ڈوبتے ہوئے آدمی کا جس نے بڑی خود انکاری کی بہتی ذکر کیا۔ اُس سے خداوند مسیح کی قربانی کا۔ جو اُس کی جان بچانے کے لئے تھی نظارہ اُس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔ اُس نے اُن کے دل پر بڑا اثر کیا۔ اُس نے اپنی چٹائی کے پاس گھٹنے ٹیک کر اور چھوٹے بچے کی مانند چلا چلا کر رو دیا۔ اُس رات اُس نے

خداوند مسیح میں حقیقی امن پایا۔ اس بھرے ہوئے کاغذ میں جو کہ اس کوتوال نے قید خانہ سے بھیجا تھا لکھا ہوا تھا کہ آپ کی وہ تمام گفتگو جبکہ میں آپ سے ملنے کے لئے گیا تھا قید خانے میں مجھ کو یاد آئی۔ اس خط میں اُس نے یہ بھی درخواست کی کہ کوئی مشنری لیڈی میری بیوی سے ملیں اور خداوند مسیح کی کہانی بتلا کر اُس کو تسلی دیویں۔ اس کے کچھ مدت بعد وہ عورت بھی مسیحی ہو گئی۔ اس کے تھوڑی مدت بعد کیم نے قید سے رہائی پائی بعد ازاں اُس نے کہا۔ کہ خدا ہی نے مجھ کو قید میں ڈالا تھا اور خدا ہی نے مجھ کو رہائی بخشی کیونکہ یہ دونوں باتیں ممکن تھیں کیم کا ایک دوست بھی قیدخانے میں ایمان لایا۔ چوری یا جج کے فیصلے کے وزیر اعظم نے اُس پر مرنے کا فتوےٰ لگا دیا۔

جب کیم نے قید سے رہائی پائی تو وہ وزیر اعظم کے پاس جس نے اُس کو قید کیا تھا ملاقات کے لئے گیا۔ وزیر اعظم کو یہ بات معلوم تھی کہ کیم خنجر کا استعمال بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ جونہی کیم وزیر اعظم کے مکان پر گیا وہ اس کو دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن کیم نے کہا مت ڈریئے۔ خدا نے میرے گناہ معاف کر دئے ہیں اور اب میرے دل میں آپ کی طرف سے کوئی رنجش نہیں ہے کیم اُن شخصوں کی جو لوگوں کو خدا کے پاس لائے۔ سب سے بڑی نظیر ہے۔ وہ لوگوں کے دلونکو خدا کی طرف پھیرنے کے لئے بہت سی تدبیریں سوچا کرتا تھا۔

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

یار دوسرائے دہر قفس کی نظیر ہے۔
اور جان سوختہ مری اس میں اسیر ہے

میری نگاہ میں قدس کا طائر ہے عندلیب
قسمت کی بات ہے کہ میرا ہمصفیر ہے۔

یکرنگ ہوں دو رنگئے عالم سے عار ہو
اسکا حدوث گویا کلیجے میں تیر ہے

کیونکر نہ ضبط غم میں عدیم المثال ہوں
گھٹی میں پڑ چکا میری گائے کا شیر ہے

کل رات مرتے مرتے یہ پروانہ کہہ گیا۔
مرجائیگا جو راہِ وفا میں وہ میر ہے۔

شاکی ہیں درد دل کا فقط آج سے نہیں
کہتا ہوں میں ازل سے مرض ناگزیر ہے

ابجد جسے سکھائی تھی کل میں نے شوق سے
آفاق میں وہ آج میرا حرف گیر ہے۔

اے دل بخیال جنت طوبےٰ سے فائدہ؟
تو مدتوں سے دام ہوس کا اسیر ہے

جز لطف حق ہے زندگی موہوم سر بسر
یا آپ کبھی سوئی کوئی عکس ہے

کیا لطف آئے دہر میں مجھ کو شباب کا
پیچھے جو ہاتھ دھو کے پڑا چرخ پیر ہے۔

اے دوست! بیزری کا جہاں میں نہ کر گلہ
دل ہے غنی اگر تو گدا بھی امیر ہے۔

ممتاز یوں فدائے الہی ہے دہر میں
انجم کی جوں سپاہ میں بدر منیر ہے

(اخبار عام)





نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچونکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۵ر و ۶ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری ہگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱ر +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر کو رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے۔ ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹگی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اُردو و رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر ۸ر اور ۱۲ر یہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اردو گرمکھی فارسی ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِس لئے ہرایک خاندان میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۵ر۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہائیجین ہے۔ سعید غلام حیدر خان منشی اور ڈسٹرکٹ لیے بریلی کا اور نور محمد صاحب نے میندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سارے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم ہوائی نہیں۔ (۳) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کر سکتے ہیں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) مختلف قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں۔ (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) پیچھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نُور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ... ۱؎ اآر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خطوکتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وعمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصے سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ... صہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں چن کشا۔ کروکونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت چن کشا للعہ سے ۱م عہ تک
قیمت کروکونول للعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اُردو والہ آباد سے شائع ہوتا ہے جس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ بحسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے عہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹیرین بیوگان و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا
جاری شدہ ۱۸۷۴ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اِس قسم کا یہ تیسرا پراویڈنٹ فنڈ ہے۔ جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے۔ اِس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے۔ بیوگان اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے۔ نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۱۰۰۰ ۳ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اِسمیں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اِس میں شامل ہو سکے +

خواہ اردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں
بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ اپر مال لاہور

باغِ دِل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اِس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ عہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ ہر کوٹ پہنچے آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے پچھلے نمبر ہر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری صاحب۔ ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا +